غیرُاللہ سے مدد مانگنا

مجیب: مفتی ھاشم صاحب مدظلہ العالی

تاریخ اجراء: ماہنامہ فیضان مدینہ جنوری 2019ء

دَارُالاِفْتَاءاَہْلسُنَّت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ کیا مندرجہ ذیل اشعار پڑھنا شرک ہے کہ اس میں غیرُاللہ سے مدد مانگی گئی ہے؟

اِمداد کُن اِمداد کُن　　　اَز بَندِ غم آزاد کُن
دَر دین و دُنیا شاد کُن　　　یاغوثِ اَعظم دَستگیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

سوال میں مذکور اشعار پڑھنا شرعاً جائز ہیں، ان میں ہر گز شرک نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں سے مدد مانگنے کے جواز پر قرآن و احادیث شاہد ہیں۔ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿اِنَّمَا وَلِیُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ رٰكِعُوْنَ﴾ یعنی اے مسلمانو! تمہارا مددگار نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور وہ ایمان والے جو نماز قائم رکھتے اور زکوۃ دیتے اور وہ رکوع کرنے والے ہیں۔ (پ6، المائدۃ: 55)

علامہ احمد بن محمد الصاوی علیہ رحمۃ اللہ الکافی (سالِ وفات: 1241ھ) تفسیرِ صاوی میں آیت ﴿وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ﴾ کے تحت لکھتے ہیں: ”المراد بالدعاء العبادۃ وحینئذ فلیس فی الآیۃ دلیل علی ما زعمہ الخوارج من ان الطلب من الغیر حیا او میتا شرك فانہ جھل مرکب لان سؤال الغیر من حیث اجراء اللہ النفع او الضر علی یدہ قد یکون واجبا لانہ من التمسك بالاسباب ولا ینکر الاسباب الا جحود او جھول“ ترجمہ: آیت میں پکارنے سے مراد عبادت کرنا ہے لہٰذا اس آیت میں ان خارجیوں کی دلیل نہیں ہے جو کہتے ہیں کہ غیرِ خدا سے خواہ زندہ ہو یا مردہ کچھ مانگنا شرک ہے خارجیوں کی یہ بکواس جہلِ مرکب ہے کیونکہ غیرِ خدا سے مانگنا اس طرح کہ رب ان کے ذریعے سے نفع و نقصان دے، کبھی واجب بھی ہوتا ہے کہ یہ طلبِ اسباب سے ہے اور اسباب کا انکار نہ کرے گا مگر منکر یا جاہل۔ (تفسیر صاوی، 1550/4)

غیرُاللہ سے مدد مانگنے کا جواز سرکارِ دوعالم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی احادیثِ مبارکہ سے بھی ثابت ہے چنانچہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: اطلبوا الخیر والحوائج من حسان الوجوہ ترجمہ: خیر اور حاجتیں طلب کرو نیک و خوبصورت چہرے والوں سے۔ (معجم کبیر، 81/11، حدیث: 11110)

حضرت ابان بن صالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں: اذا نفرت دابۃ احدکم او

بعیرہ بفلاۃ من الارض لا یری بھا احدا، فلیقل: اعینونی عباد اللہ، فإنہ سیعان ترجمہ: جب تم میں سے کسی کا جانور یا اونٹ بیابان جگہ پر بھاگ نکلے جہاں وہ کسی کو نہیں دیکھتا (جو اس کی مدد کرے) تو وہ یہ کہے ”اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو۔ تو بے شک اس کی مدد کی جائے گی۔“ (مصنف ابن ابی شیبہ، 103/6)

امام شیخ الاسلام شہاب رملی انصاری علیہ رحمۃ اللہ الباری (سالِ وفات: 1004ھ) کے فتاویٰ میں ہے: ”سئل عما یقع من العامۃ من قولھم عند الشدائد یا شیخ فلان و نحو ذٰلک من الاستغاثۃ بالانبیاء و المرسلین و الصالحین وھل للمشائخ اغاثۃ بعد موتھم ام لا؟ فاجاب بما نصہ ان الاستغاثۃ بالانبیاء و المرسلین و الاولیاء و العلماء الصالحین جائزۃ وللانبیاء و الرسل و الاولیاء و الصالحین اغاثۃ بعد موتھم“ یعنی ان سے استفتاء ہوا کہ عام لوگ جو سختیوں کے وقت انبیا و مرسلین و اولیا و صالحین سے فریاد کرتے اور یا شیخ فلاں (یا رسول اللہ، یا علی، یا شیخ عبد القادر جیلانی) اور ان کی مثل کلمات کہتے ہیں یہ جائز ہے یا نہیں؟ اور اولیا بعد انتقال کے بھی مدد فرماتے ہیں یا نہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ بے شک انبیا و مرسلین و اولیا و علما سے مدد مانگنی جائز ہے اور وہ بعدِ انتقال بھی امداد فرماتے ہیں۔ (فتاویٰ رملی، 382/4)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم